بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ۔ منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۲ شعبان ۱۳۸۹ھ ۔ ۴ نبوت ۱۳۴۸ہش ۔ ۴ نومبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۵۵

اخبارِ احمدیہ

■ ربوہ ۳ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؟

■ مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مورخہ ۴ نومبر کو اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں ۔ ان کی روانگی ربوہ سے صبح ساڑھے سات بجے لاہور کی طرف جانے والی سرگودہا ایکسپریس کے ذریعہ ہو گی ۔ احباب اُس روز ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں ۔

(وکالتِ تبشیر ۔ ربوہ)

■ ربوہ ۳ نبوت ۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان آج بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں ۔ آپ کا یہ دورہ ۳ نبوت سے ۱۰ نبوت تک جاری رہے گا ۔

■ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو پہلا نواسہ عطا فرمایا ہے ۔ نومولود پروفیسر ملک محمد الطاف صاحب کا بیٹا اور ملک محمد یعقوب صاحب کن راولپنڈی کا پوتا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "محمد داؤد ناصر" رکھا ہے ۔ بزرگان اور برادرانِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا میں درخشندہ ستارہ بنائے ۔ آمین ؟

(عطاء الرحمٰن پروفیسر فزکس
تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ)

نتیجہ امتحان فرسٹ ایر
کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کالج ہذا سے چار طلباء نے فسٹ ایر کا امتحان بورڈ آف یونانی اینڈ ایورویدک سسٹمز آف میڈیسن پاکستان کے تحت دیا تھا ۔ الحمد للہ کہ چاروں طالب علم ہی کامیاب ہو گئے ہیں اور ایک طالب علم فارقلیط احمد نے بورڈ میں ۲۳۷/۳۰۰ نمبر لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے ۔

سید داؤد احمد
پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے

تقویٰ ، درد و اضطراب ، وقتِ اصفیٰ ، صبر و استقلال

"قبولیتِ دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے ۔ تب کسی کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے ۔ شرط اوّل یہ ہے کہ اتّقاء ہو یعنی جس سے دعا کرائی جاوے وہ دعا کرنے والا متقی ہو ۔ تقویٰ احسن و اکمل طور پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا تھا ۔ آپ میں کمال تقویٰ تھا ۔ اصول تقویٰ کا یہ ہے کہ انسان عبودیت کو چھوڑ کر الوہیت کے ساتھ ایسا مل جاوے جیسا کہ لکڑی کے تختے دیوار کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتے ہیں ۔ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی شئے حائل نہ رہے ۔ ۔ ۔ تقویٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے اس میں ایک مصرعہ الہامی درج ہوا ۔ وہ شعر یہ ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے ؎ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے ۔ جہاں تقویٰ نہیں وہاں حسنہ حسنہ نہیں اور کوئی نیکی نیکی نہیں ۔ اللہ تعالےٰ قرآنِ شریف کی تعریف میں فرماتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ قرآن بھی ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں ۔ ابتداء میں قرآنِ کریم کے دیکھنے والوں کا یہ فرض ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآنِ شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نورِ قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدقِ نیّت سے قرآنِ شریف کو پڑھیں ۔

دوسری شرط قبولیتِ دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وقتِ اصفیٰ میسّر آوے ۔ ایسا وقت کہ بندہ اور اس کے ربّ میں کچھ حائل نہ ہو ۔ قرآنِ شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے ۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے ۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری مدّت دعا کی حاصل ہو یہاں تک کہ خواب یا وحی سے اللہ تعالیٰ خبر دے ۔ محبّت و اخلاص والے کو جلدی نہیں چاہیئے بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے ۔"

(الحکم ۳۱ ۔ اگست ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ ر نبوت ۱۳۴۸ ہش

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور شعر ہے کہ ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اِس شعر میں نہایت پیارے اور مختصر الفاظ میں حضور اقدس علیہ السلام نے اسلامی اعمال کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایک مسلمان زندگی کے جس شعبہ میں بھی کوئی منصوبہ بندی کرتا ہے اس کی بنیاد تقویٰ ہی ہو سکتی ہے۔ اگر تقوےٰ کو نظرانداز کر دیا جائے تو خواہ انسانی عقل کتنی بھی تدابیر اور کتنی بھی سوچ کے ساتھ کوئی منصوبہ بنائے گا وہ قطعاً اسلامی فعل نہیں ہو گا۔

اللہ تعالےٰ نے مسلمان کے ہر عمل کے ساتھ تقویٰ کی شرط لگائی ہے چنانچہ قرآنِ کریم کے آغاز ہی میں فرمایا ہے:۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

یعنی قرآن میں جو ہدایات دی گئی ہیں وہ متقین کے لئے ہیں۔ ان ہدایات پر صرف وہی لوگ کماحقہٗ عمل کر سکتے اور ان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو متقین ہوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو اصول زندگی بسر کرنے کے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لئے اسلام نے دیئے ہیں وہ انسانی عقل کے ترازو پر بھی پورے اُترتے ہیں اور غیر متقی بھی اگر ان کو اختیار کریں تو وہ بہرحال انسانی تدابیر سے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن ان اعمال کا حقیقی فائدہ انسان کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسلامی اصولوں کو پورے پورے تقویٰ کے ساتھ اپنایا جائے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ ہر انسان کی کمائی میں بعض دوسروں کا بھی حق ہے یہ بات عقلاً بھی صحیح ہے کہ ایک انسان اگر بہت سا رزق کماتا ہے تو وہ سارے کا سارا خود استعمال نہیں کر سکتا۔ اس کی ذاتی ضروریات محدود ہوتی ہیں اور وہ نہ صرف اس مال کو اپنے بال بچوں اور دیگر متعلقین پر صرف کرتا ہے بلکہ محتاجوں کو بھی اس میں سے دیتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مسلم دولتمند لوگوں نے اپنی وافر دولت میں سے بڑے بڑے رفاہِ عام کے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً دیال سنگھ ٹرسٹ ہے ایک شخص نوبل صاحب نے ایک ٹرسٹ ایسا بنایا ہوا ہے جس سے بڑے بڑے سائنسدانوں اور دیگر رفاہِ عام کے کام کرنے والوں کو ہر سال انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں اور فرموں نے FOUNDATION قائم کئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ فورڈ فونڈیشن ہے۔ اس سے بھی ضرورت مندوں کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ٹرسٹ ہیں۔ یہ تمام کام اکثر دولت مندوں نے کئے ہیں اور اس لئے کئے ہیں کہ ان کی عقل کا تقاضا ہے کہ جو فالتو دولت ان کے پاس ہے اس سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ لہٰذا یہ امر عقلاً بھی بہت اچھا ہے اور غیر مسلم بھی اس کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں تاہم غیر مسلم اس کو محض دُنیاوی نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ اس میں نیکی کا جذبہ بھی کام کرتا ہے تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کاموں سے وہ کمال فائدہ حاصل ہوتا ہے جو ایسے کام سے اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب اس کے پیچھے تقوےٰ کام کر رہا ہو۔

ان دُنیاوی ٹرسٹوں سے جو فائدہ پہنچتا ہے لازمی نہیں ہے کہ وہ فائدہ اتقا کے نقطۂ نظر سے بھی فائدہ ہو۔ ان ٹرسٹوں سے فائدہ اُٹھانے والے محض دُنیاوی کاموں کے لئے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان ٹرسٹوں سے دُنیاوی ترقیات میں بہت اضافہ ہوا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان ٹرسٹوں کا دُنیا کو مجموعی طور پر ایسا فائدہ ہوا ہے یہ دُنیا واقعی جنت کا ایک نمونہ بن گئی ہو۔ اور اس نے اخلاقی اور روحانی زندگی میں کوئی اضافہ کیا ہو۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے ایک خطبہ فرمودہ ۲۵۔ اخاء ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد نور راولپنڈی جو الفضل ۲۹ ر اخاء ۱۳۴۸ ہش میں شائع ہوا ہے فرماتے ہیں:۔

”حقیقی سہارا اللہ تعالےٰ کا سہارا ہے۔ اصل پناہ اللہ تعالےٰ کی پناہ ہے۔

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

پھر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ تم اللہ تعالےٰ کی پناہ میں نہیں آتے۔ اس کو اپنا سہارا نہیں بناتے۔ اس کی انگلی نہیں پکڑتے کہ تم صحیح راہ پر چل کر اللہ تعالےٰ کے پیارے اتنے پیارے کہ جتنے بیٹے پیارے ہوتے ہیں بن جاؤ۔ تم اس کے ایسے خادم بن جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ انتہائی شفقت کرتا ہے تم اس کے ایسے عبد بن جاؤ جن سے وہ انتہائی محبت کرتا ہے۔

یہ تو تھا روحانی دُنیا کا ذکر۔ اب اقتصادیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہیں زمین و آسمان میں جو بھی نعمتیں نظر آتی ہیں مَیں ان سب کا پیدا کرنے والا اور مَیں ہی سب کا رزاق ہوں۔ مَیں ہی ان تمام چیزوں کا مالک ہوں۔ اس لئے میری ہدایات کے مطابق اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے کام لیتے ہوئے دُنیا میں ایک ایسا اقتصادی نظام قائم کرو۔ ایسا ہمہ گیر اقتصادی منصوبہ تیار کرو جو زندہ کرنے والا ہو مارنے والا نہ ہو۔ اگر تم ایسا اقتصادی نظام قائم کرو گے جو زندگی بخش ہو ہلاک کرنے والا نہ ہو تو اس کے نتیجہ میں تمہارے ذہن میں، تمہارے اخلاق میں اور تمہاری رُوح میں بھی ایک جلا پیدا ہو جائے گی جس سے وہ مقصد پورا ہو جائے گا جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔“ (الفضل ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء صٓ)

ظاہر ہے کہ ایسا اقتصادی نظام اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب اس کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ محض دُنیوی نظر سے خواہ کتنے بھی بڑے بڑے ٹرسٹ قائم کئے جائیں اور کتنی بھی خواہشات کی جائیں اور ان کی بنیاد تقویٰ پر نہ ہو تو دُنیا میں ایسا کوئی اقتصادی نظام قائم نہیں ہو سکتا جو ہر لحاظ سے دُنیا کے ہر انسان کو جنتی زندگی گزارنے کے قابل بنا سکے۔

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ر دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا اٹھترواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ ر فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ ر دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

○ مختلف وفود کی آمد ○ عیسائیوں کی مجالس میں تقاریر
○ ریڈیو اور اس کے ذریعہ تبلیغ ○ تین ڈچ افراد کا قبولِ اسلام

مکرم صلاح الدین خان صاحب مبلغ اسلام مقیم ہالینڈ

موسم گرما بالخصوص جولائی اور اگست کے مہینے یورپ میں چھٹیاں گزارنے کے مہینے ہیں ملک کا قانون یہاں پر ہر فرد کو مجبور کرتا ہے کہ وہ دوران سال کسی بھی وقت کم از کم تین ہفتوں کے لئے اپنا کاروبار بند کر کے ضرور چھٹی منائے۔ خواہ وہ حکومت کا ملازم ہو یا کسی پرائیویٹ فرم میں کام کرتا ہو۔ یا اپنا کام کرتا ہو۔ اسی ملکی قانون کے تحت اکثر و بیشتر لوگ جولائی اگست میں چھٹی مناتے ہیں۔ کیونکہ موسم خوشگوار ہوتا ہے۔ سکول کالج اور یونیورسٹیاں موسمی تعطیلات کی بناء پر بند ہوتی ہیں۔ لیکن موسمی تعطیلات کے باوجود عرصہ ہذا میں ہماری طرف سے مختلف ذرائع سے تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔

مشن ہاؤس میں مختلف گروپوں کی آمد

مختلف سوسائیٹیوں سے تعلق رکھنے والے چار گروپ مشن ہاؤس آئے۔ صرف مسجد دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ تقریر سننے کے لئے اور پھر اس کے بعد سوالات کے ذریعہ دیر تک تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے

KERKEN WERLD

ایک عیسائی اچھی خاصی مضبوط تنظیم ہے۔ ان کی طرف سے پڑھے لکھے سنجیدہ افراد کا ایک گروپ یہاں مشن میں آیا۔ یہ گروپ ۲۵ سال سے ۴۰ سال کی عمر تک کے افراد پر مشتمل تھا۔ پڑھے لکھے تعلیم یافتہ معززین تھے۔ خوش الحانی سے عربی میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ سنایا گیا۔ بعدہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے اور احمدیت کے موضوع پر مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد محترم عبدالحکیم صاحب اکمل نے تفصیل کے ساتھ اسلام اور اس کی تعلیمات کے محاسن پر روشنی ڈالی نیز مغرب میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا جنہوں نے اسلام کا پاک وصاف چہرہ اہل مغرب کے سامنے بھیانک بنا دیا۔ ازالہ کیا گیا۔ اور دلائل سے صراحت کی گئی کہ اہل مغرب کے ذہنوں میں اسلام سے متعلق جو تصورات ہیں۔ انہیں حقیقی اسلام کی صورت نہیں کہا جا سکتا۔

مغرب کے وہ لوگ جنہوں نے براہِ راست مبلغینِ اسلام سے اسلام کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اور سکول کالج کے دینیات کے استاد نے ان کے کانوں میں جو کچھ ڈالا اس پر اعتبار کر لیا۔ وہ جب براہ راست ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں یا مبلغین سے اسلام کی باتیں سنتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ ان کے سامنے ان کے اساتذہ نے حقائق کا چہرہ کتنا مسخ کر کے پیش کیا تھا۔

اسلام اور احمدیت پر گھنٹہ بھر تقریر کے بعد سامعین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ کافی دیر تک مختلف افراد کی طرف سے مختلف قسم کے سوالات ہوتے رہے۔ سب سوالوں کے وضاحت کے ساتھ جواب دیئے گئے۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ایک دوسرے موقعہ پر ہیگ کے ایک محلہ سے کیتھولک عیسائی نوجوانوں کا ایک گروپ مسجد آیا۔ اس موقعہ پر برادرم اکمل صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر کرتے ہوئے اسلام پر روشنی ڈالی۔ حالات حاضرہ پر ابھرنے والے بعض سوالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام کے محاسن و خوبیوں کو ان کے سامنے پیش کیا۔

تقریر کے بعد انہیں سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ سوالات میں کئی نوجوانوں نے حصہ لیا۔ ان سب کے سوالات کے صراحت کے ساتھ جواب دیئے گئے۔ تقریر و سوالات کے بعد ان کی خواہش پر انہیں مسجد کا اندرونی حصہ دکھایا گیا۔ بہت سے افراد نے لٹریچر بھی لیا۔

ایک اتوار کو ہیگ کے ایک سکول کی طالبات کا ایک گروپ یہاں آیا۔ محترم اکمل صاحب نے اسلام اور احمدیت پر تقریر کی۔ اور اس کے بعد ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ لٹریچر دیا اور انہیں مسجد دکھائی گئی۔

بعض خواتین کو یہ غلط فہمی بھی ہے۔ کہ اسلام میں عورتوں کو مسجد دیکھنے یا اس میں عبادت کرنے کی شاید اجازت نہیں ہے مگر جب یہاں انہیں مسجد کے اندر جانے سے روکا نہیں جاتا تو ان کی یہ غلط فہمی دُور ہو جاتی ہے۔

ہیگ ہی کے ایک اور سکول سے دو جماعتوں کے طلباء اپنے اساتذہ کے ہمراہ مشن ہاؤس آئے۔ محترم امام صاحب نے اسلام پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے بعد انہیں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور ان کے تمام سوالات کے وضاحت کے ساتھ جواب دیئے۔ خاکسار نے سب کو لٹریچر دیا۔ مسجد دکھائی اور انفرادی طور پر سوالات کے جواب میں بعض امور کی وضاحت کی۔

تقاریر بیرون مشن ہاؤس

ہیگ سے تین سو کیلو میٹر کی مسافت پر بیلجیم اور ہالینڈ کی سرحد کے قریب KERKRADE نام ایک شہر ہے۔ یہاں پر ایک عیسائی تنظیم کی کوششوں سے بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کانفرنس میں اسلام یہودیت اور عیسائیت کے تینوں فرقوں کے نمائندوں نے شرکت کر کے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسلام کی نمائندگی کے لئے ہمیں دعوت دی گئی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس قسم کے اہم مواقع پر اسلام کی نمائندگی کے لئے اکثر و بیشتر ہمارے مشن سے ہی رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔

برادرم اکمل صاحب اس کانفرنس میں شرکت کے لئے قریباً ۳۰۰ کیلو میٹر کا سفر کر کے رات کو وہاں پہنچے۔ کانفرنس کے منتظمین نے قیام کا بندوبست کر رکھا تھا۔ اگلے دن صبح کو اس کانفرنس میں بفضلہ تعالےٰ پہلی تقریر کا موقعہ اسلام کے نمائندہ کو ملا۔ چنانچہ آپ نے اسلام کے موضوع پر ساڑھے نو بجے سے گیارہ بجے تک تقریر کی۔ سوالات کے جواب دیئے اس تقریر کا سامعین پر اچھا اثر رہا۔ چنانچہ ان میں سے کئی افراد نے ہمارا لٹریچر خریدا۔

آپ نے اسی کانفرنس میں دوسری تقریر سہ پہر کو ۲½ بجے سے ۶ بجے شام تک قرآن کریم اور اس کی اہمیت کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد پھر ایک تقریر اسلامی عبادات کے موضوع پر کی۔ جس کا وقت ۷ بجے سے ۹ بجے شام تک تھا۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے ان تقاریر کا خوشگوار اثر ہوا اور لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھی ہوئی بہت سی غلط فہمیاں دور کرنے کا موقعہ ملا۔ جس کے نتیجہ میں ان کی دلچسپی بڑھی اور کئی افراد نے تقاریر کے بعد ذاتی طور پر بھی سوالات پوچھے اور معلومات حاصل کیں۔

تمام تقاریر کے بعد سامعین کی طرف سے اٹھائے گئے۔ سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اسلامی ممالک میں مساجد اور اسلامی فن تعمیر پر رنگین سلائیڈز دکھائی گئیں بیت المقدس کی سلائیڈز دکھاتے ہوئے دنیائے اسلام کے لئے مسجد اقصےٰ کی اہمیت اور تاریخی پس منظر کو بیان کر کے کچھ ایسے گوشوں کی نقاب کشائی کی۔ جو اہل مغرب کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن پاک کا ریکارڈ بھی حاضرین کو سنایا گیا۔ ٹیچر ٹریننگ کلاس کے طلباء نے لٹریچر بھی خریدا۔

مشن ہاؤس میں تقریر

فرانکفورٹ سے ہمارے نومسلم احمدی بھائی مسٹر محمود اسمٰعیل اپنی اہلیہ کے ساتھ چھٹیاں گزارنے کے لئے ہالینڈ آئے تھے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو مسجد میں جرمنی میں اسلام کے موضوع پر تقریر کے لئے دعوت دی گئی۔ اسے انہوں نے منظور کر لیا۔ چنانچہ خاکسار نے دعوت نامے سائیکلو سٹائل کر کے بھجوائے اور جماعت اور غیر از جماعت احباب کو اس کی اطلاع کر دی۔ مقررہ وقت پر محترم محمود اسمٰعیل صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جرمنی میں احمدیہ مشن کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا آغاز کس طرح ہوا۔ گزشتہ ایام میں مشن کی سرگرمیاں کیا رہی ہیں اور موجودہ وقت میں کیا ہیں اور کئی اور پہلوؤں

پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔

دوسری تقریر DRS. V. D. MEULEN نے کی جو سعودی عرب میں ایک لمبے عرصہ تک ہالینڈ کے سفیر رہ چکے ہیں۔ یہ تقریر دراصل ہمارے ونٹر پروگرام کی پہلی تقریر تھی۔ ستمبر ۶۹ء سے مارچ ۱۹۷۰ء تک کے لئے مشن ہاؤس میں تقاریر کا یہ پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ہر ماہ دو دو تقاریر ہوا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے نامور علم دوست شخصیتوں نے جن میں بعض اداروں کے ڈائریکٹرز یونیورسٹیوں کے بعض شعبوں کے صدر اور بعض مشہور مستشرق شامل ہیں۔ اس پروگرام کے تحت مسجد میں آکر تقریر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ فل سکیپ چار صفحوں پر مشتمل یہ پروگرام شائع کرکے پانچ سو سے زائد افراد کو بذریعہ ڈاک بھیجے گئے رسالہ الاسلام میں بھی اسے شائع کیا گیا۔

اس پروگرام کا افتتاح DRS. V. D. MEULEN. کی تقریر سے ہوا۔ موصوف سعودی عرب میں ہالینڈ کے سفیر رہے ہیں۔ لیکن لوگ صرف اسی جہت سے انہیں نہیں جانتے بلکہ اپنے ملک میں وہ بہت مشہور و معروف مقررین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی تقریر سے چند روز قبل ایک دعوت نامہ بہت سے افراد کو بھیج دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہوئی۔

موصوف بہت خوش گفتار ہیں اور تقریر کرنے کا بہت عمدہ ڈھنگ جانتے ہیں۔ سعودی عرب میں اپنے قیام کے حالات نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کئے۔ انہوں نے حضرموت کی رنگین سلائڈز بھی دکھائیں۔ جن میں اس زمانہ کی تعمیرات جو اپنی نظیر آپ ہیں۔ مٹی کی تین تین چار چار منزلوں پر مشتمل عمارات قلعے اس قدر خوبصورت اور شاندار ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور بغیر مشینری کی مدد کے انسان کے ہاتھوں نے کس طرح اس قدر اونچی سیدھی ہموار عمارات بنائیں۔ مقرر نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ حضرموت کی ان تعمیرات کے بانکپن خوبصورتی استواری دیکھ کر بے ساختہ یہ کہنا پڑتا کہ اسلامی فن تعمیر اس دشت و بیابان میں بھی جس جس کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ یورپ کے جو مشہور ماہر فن تعمیرات تھے۔ انہوں نے وہ تعمیرات دیکھ کر کہا یہ تو ریگستان کا نیویارک ہے۔ اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ میٹنگ ہال بھر گیا تھا۔ اختتام پر ہماری طرف سے مقرر کی خدمت میں کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" پیش کی گئی۔

ٹرینڈ نارمل پاس اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول حصہ پرائمری میں ٹرینڈ نارمل پاس اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ مرکز میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کرنے کا یہ نادر موقعہ ہے۔ ٹرینڈ نارمل پاس احباب امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں خاکسار کے پاس بھجوادیں۔ خاکسار حبیب الرحمٰن ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

درخواستِ دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ قریباً ۲½ ماہ سے جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ التماس ہے کہ میری والدہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ امۃ النصیر بیگم النصرت کراچی ۳۸/۱۸

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ چھوٹا بچہ محمود احمد اور خاکسار خود تقریباً ایک عشرہ سے بعارضہ ملیریا بیمار رہیں۔ بچہ تو بوجہ بیماری سخت لاغر ہوچکا ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد اعظم ملک دار العلوم غربی ربوہ

(۳) مکرم مولوی یٰسین صاحب سابق کارکن لنگرخانہ بیمار ہیں۔ استسقا اور معدہ کی تکلیف میں تو کمی ہے لیکن بخار ہوجاتا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب الفضل ربوہ

نہ تیری بات سے دل ہو کبھی کسی کا ملول

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے ربوہ

جہاں میں کاش محبت ہو زندگی کا اصول
ہر اک پہ لطف و کرم ہر بشر کا ہو معمول

جس آدمی کو نہ کچھ پاسِ آدمیت ہو
نہ ہوگا بارگہِ حق میں وہ کبھی مقبول

ہمیں سکھایا ہے اسلام نے کہ اہلِ جہاں
سبھی ہیں گلشنِ ہستی کے خوبصورت پھول

مرے خدا کی نظر میں بشر ہیں سب یکساں
اگرچہ کوئی ہے نادان اور کوئی معقول

گزار عیش و مسرت میں زندگی بے شک
مگر خدا کو کسی حال میں نہ ہرگز بھول

خدا کی یاد سے غافل نہ دل کو ہونے دے
نہ اس میں کوئی تغافل ہو اور نہ کوئی ذہول

جو ہو سکے تو ہمیشہ رہے یہ مدِ نظر
نہ تیری بات سے دل ہو کبھی کسی کا ملول

ہے اچھا اوروں سے ہو عفو و درگزر کا سلوک
جو ہو ہی جائے کسی سے کوئی خطا یا بھول

پکارتا ہے زمانہ زبانِ حال سے آج
کہ آچکا ہے خدا کی طرف سے کوئی رسول

مسیح و مہدیٔ دوراں کا ہے یہ دورِ جمیل
سعید روحیں انہیں دل سے کر رہی ہیں قبول

غرباء کے لئے گرم پارچات کی ضرورت

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

مخیر خواتین کو بذریعہ اعلان توجہ دلاتی ہوں کہ سردی کا موسم قریب آرہا ہے۔ مستحق عورتوں اور بچوں کے لئے گرم کپڑے بھجوائیں۔ اسی طرح لحاف توشک اور کمبل بھی بھجوائیں۔ مردوں کے کپڑے نہ بھجوائیں۔ صرف عورتوں اور بچوں کے کپڑے بھجوائیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد) ربوہ

دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں منعقد ہونیوالے

انصار اللہ کے نہایت درجہ کامیاب چودھویں سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

نئے سال کا بجٹ منظور کئے جانیکی سفارش، ورزشی مقابلے انعامات اور اسناد کی تقسیم

(۴)

نئے سال کا بجٹ

۲۴ر اخاء کو ساڑھے سات بجے شب مجلس شوریٰ کا انعقاد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کی پہلے صدر محترم نے اجتماعی دعا کرا کے شوریٰ کی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ بعدہٗ قائدین مجلس مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں بعدہٗ ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز زیر غور آئیں۔ شوریٰ نے تربیت، تعلیم، اصلاح و ارشاد، اور مال سے متعلق تجاویز پر بحث کر کے ان کے متعلق اپنی سفارشات پیش کیں۔ مزید برآں آئندہ سال کے لئے ۵۰۰ر۵۰ روپے کا میزانیہ منظور کئے جانے کی بھی سفارش کی۔

ورزشی مقابلے

امسال بھی اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار اللہ نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ورزشی مقابلوں میں والی بال۔ رسہ کشی اور دوڑ کے مقابلے شامل تھے والی بال میں ربوہ کی ٹیم اول اور لاہور کی ٹیم دوم رہی۔ رسہ کشی میں میدان لاہور کے ہاتھ رہا چنانچہ اس نے اول اور لائلپور ٹیم نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ دوڑ کے مقابلہ میں شیخ عبد اللطیف صاحب لائلپور اوّل انعام کے اور خواجہ محمد اکرم صاحب لاہور دوم انعام کے مستحق قرار پائے

تقسیم انعامات

۲۵ر اخاء کو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد اجتماع کے اجلاس ششم میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ورزشی مقابلہ جات اور تقریری مقابلے میں اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں کھلاڑیوں اور مقررین میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر آپ نے ناظمین اور زعماء اعلیٰ کو حسن کارکردگی کی بناء پر سندات خوشنودی بھی عطا فرمائیں۔ چنانچہ حسب ذیل احباب کو سندات ملیں۔

(۱) مکرم پیر عبد الرحمٰن صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور

(۲) مکرم خان محمد شفیع خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی

(۳) مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم مجالس انصار اللہ پشاور

نیز صدر محترم نے اس موقع پر دینی معلومات کے مقابلہ میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو انعامات عطا فرمائے۔ اوّل انعام ایک سال کی پوری فیس اور دوم انعام نصف فیس پر مشتمل تھا۔ امسال یہ انعامات حسب ذیل دو خوش نصیب اطفال نے حاصل کئے

اوّل انعام :- عزیز حبیب اللہ خان متعلم جماعت دہم ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ

دوم انعام :- عزیز عبد الخالق متعلم جماعت ہشتم ابن مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف ساکن فیکٹری ایریا ربوہ

مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالے سہ ماہی امتحانات میں اوّل اور دوم آنے والے حسب ذیل احباب کو بھی اس موقع پر انعامات عطا کئے گئے

سہ ماہی چہارم ۱۳۴۷ہش

اوّل انعام :- مکرم عزیز محمد خان صاحب اسلامیہ پارک لاہور

دوم انعام :- مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد چک چہور ۱۸ ضلع شیخوپورہ

سہ ماہی اوّل ۱۳۴۸ہش

اوّل انعام :- مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب نصر پارک سابق سندھیا

دوم انعام :- مکرم حکیم مرعب اللہ صاحب شیخوپورہ

سہ ماہی دوم ۱۳۴۸ہش

اوّل انعام :- مکرم عزیز محمد خان صاحب اسلامیہ پارک لاہور

دوم انعام :- مکرم چوہدری فضل احمد صاحب قائد تجنید مجلس مرکزیہ

وقف جدید کیلئے اراضی وقف کرنیوالے اصحاب کیلئے

ایک ضروری اعلان

۱۹۵۸ء میں جب سیدنا حضرت مصلح الموعودؓ نے وقف جدید کی تحریک فرمائی اور ساتھ یہ اعلان فرمایا۔ کہ زمیندار اصحاب اپنی اپنی زمینوں میں سے ایک حصہ تبلیغ اسلام کے لئے وقف فرما دیں تو بہت سے دوستوں نے ایک ایک دو دو ایکڑ سے لیکر ۱۰ ایکڑ تک ایکڑ تک زمینیں خدمت اسلام کے لئے وقف جدید کے حق میں وقف کر دی۔ اور تین چار سال تک باقاعدگی کے ساتھ اس کی آمد وقف جدید کو دیتے رہے۔

لیکن حالیہ خط و کتابت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان وقف کنندگان میں سے بعض اصحاب جو گذشتہ تین چار برس کے عرصے میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے اپنے مخلص اور محب دین مالکان اراضی کی وصیت اور عمل کو صحیح رنگ میں ملحوظ نہیں رکھا۔ وہ رقبہ اراضی جو وقف جدید کے لئے مخصوص تھا اور جس کی وقف جدید کو ملنی چاہیئے تھی اس مختلف ورثاء کے قبضے میں ہے اور اس کی صحیح آمد تشخیص ہو کر وقف جدید کو موصول نہیں ہو رہی۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں خطوط اور یاددہانیاں بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ لیکن خاکسار ان کے ورثاء کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے۔ کہ اوّل تو ایسے رقبہ جات اراضی کے تصفیے کے لئے وہ وقف جدید سے معاملہ اور قیمت وغیرہ طے کر لیں اور وقف جدید سے وہ اراضی خود خرید لیں ورنہ وہ اگر ایسا نہ کرنا چاہیں تو اس رقبے کی پیداوار اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ہر فصل کے موقع پر خود بذریعہ یاددہانی کے دفتر میں جمع کرا کر رسید حاصل فرما دیں۔ یہ تقویٰ کا نہایت احسن طریق ہے یاد رہے کہ دنیا کا مال و دولت۔ ایک عارضی اور متنازعہ اور فانی چیز ہے۔ جو چیز قائم رہنے والی ہے وہ خدا تعالیٰ کی خاطر دیا ہوا حصہ ہے۔ خواہ وہ ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تبصرہ

احمدی جنتری ۱۳۴۹ہش ۱۹۷۰ء

یہ احمدی جنتری جو گذشتہ ۴۳ سال سے بلا ناغہ ہر سال شائع ہوتی ہے مکرم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان کی وفات کے بعد اب ان کے بیٹے حافظ مبین الحق صاحب مرتب کرتے ہیں اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرتے ہیں زیر نظر جنتری حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگان جماعت کے متعدد زندگی بخش ارشادات کے علاوہ بہت سے ایسے تبلیغی۔ تربیتی اور تاریخی معلومات کا مجموعہ ہے جو سارا سال احباب جماعت کے کام آ سکتے ہیں۔ ہر مہینہ کی مناسبت سے اس ماہ سے تعلق رکھنے والے تاریخی واقعات اور جماعتی تحریکات کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے جس سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے احباب اور جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ بکثرت اسے خرید کر اس سے فائدہ اٹھائیں صفحات ۸۴ قیمت چالیس پیسے۔ ملنے کا پتہ

نور منجن
دانتوں کی صحت و صفائی
اور
دانتوں کی جملہ امراض کیلئے
مفید ہے
دانتوں کو چمکدار اور مضبوط بناتا ہے
قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ ٹیلیفون

صوفی محمد یعقوب خان صاحب مرحوم آف نور ہسپتال قادیان کی یادیں

مکرم نصر اللہ خان صاحب ابن صوفی محمد یعقوب خان صاحب مرحوم

میرے والد حضرت صوفی محمد یعقوب صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ بچپن میں ہی والدین کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے اور ان کی پرورش ان کے چچا نے کی۔ مڈل کرنے کے بعد تعلیم کا سلسلہ بند ہو گیا۔ بچپن سے پنجگانہ نمازی تھے۔ ہمارا گاؤں قادیان کے قریب ہی صرف چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ چونکہ آپ کو تعلیم کا بہت شوق تھا اسلئے آپ نے قادیان کا رخ کیا۔ اور قادیان جاتے ہی ان کا حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور حضرت خلیفہ اول جیسے بزرگوں سے تعلق قائم ہو گیا۔ جنہوں نے ان کی تمام ضروریات اور پڑھائی کا بوجھ برداشت کیا۔ مرحوم وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرنے لگے اکثر اوقات حضرت خلیفہ اول بحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا بھی شرف حاصل ہوا۔ حق کی شناخت کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے۔

بالآخر دو تین خوابوں میں اللہ تعالےٰ سے بشارت پانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر ۱۹۰۶ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ دوران تعلیم میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی تحریک اور حکم کے مطابق منارۃ المسیح کے لئے چندہ دیا اور ان کا نام منارۃ المسیح پر کندہ کیا گیا۔ آخر تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کو بمقام کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر کی ملازمت مل گئی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ملازمت تو مل گئی لیکن تسکین قلب نہ حاصل ہوئی۔ کیونکہ میں قادیان میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے جلد ہی قادیان میں مستقل رہائش کے سامان پیدا کر دیئے۔ آپ بیمار ہو گئے پانچ چھ ماہ تک نور ہسپتال قادیان میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ جیسے پاکباز بزرگ کے زیر علاج رہ کر صحتیاب ہو گئے اور دوران بیماری ڈاکٹر صاحب موصوف کے زیر سایہ ڈسپنسر کا کام سیکھنا شروع کر دیا۔ چونکہ آپ بہت محنت اور دلچسپی سے کام سیکھتے تھے۔ اسلئے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ بھی شفقت اور محبت سے رہنمائی فرماتے۔ اور نور ہسپتال میں ہی مستقل کمپونڈر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے لگے۔ اور تینتیس سال کی خدمت کے بعد پنشن لی۔

دوران ملازمت آپ کو خاندان مسیح موعود صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ و دیگر جماعت کے افراد کی خدمت کا موقع ملا ہمیں یاد ہے کہ آپ کئی کئی دن گھر نہ آتے اور ہسپتال میں کھانا منگوا لیتے۔ اکثر اوقات ہسپتال سے رات کے دس گیارہ بجے گھر آنا ان کا معمول تھا۔ کیونکہ اس وقت سٹاف بہت کم تھا اسلئے رات کو دفتری کام بھی آپ ہی مکمل کیا کرتے تھے۔ اور پھر چابیاں وغیرہ پاس ہوتی تھیں جب بھی کوئی دوائی لینے آتا تو فوراً دوائی لے دیتے۔ کئی دفعہ اکثر بزرگوں اور دوستوں کے گھر جا کر دوائیاں دیتے یہاں تک کہ قریبی گاؤں میں خود جا کر طبی خدمات انجام دیتے خاص کر جلسہ سالانہ کے موقع پر کئی کئی روز متواتر ہسپتال میں ہی رہتے۔ آپ مریضوں سے بہت ہی خوش خلقی۔ شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے یہی اکثر اوقات اندر مریضوں کی ضروریات گھر سے بھی پوری کر دیا کرتے تھے۔

اول تو آپ چھٹی لیتے ہی نہ تھے اور اگر اتنی لمبی ملازمت میں آپنے دو یا تین مرتبہ رخصت لی بھی تو آپ نے گھر نہیں گزاری۔ بلکہ تبلیغ دین کے لئے باہر چلے جایا کرتے اور اس طرح سے کئی ایک گھرانے ان کی وجہ سے احمدیت میں داخل ہو گئے اور ہمارے گاؤں کے بھی چند ایک آدمی ان کے اخلاق اور اخلاص کی وجہ سے احمدی ہو گئے۔ مرحوم کی خدمات کا حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ ریٹائرڈ سرجن نے اپنی آپ بیتی میں نمایاں طور پر ذکر فرمایا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جب ہسپتال ربوہ منتقل ہوا تو پیرانہ سالی کی وجہ سے جلد ہی آپ کی صحت خراب ہو گئی اور آپ ریٹائرڈ ہو گئے اور بقیہ ایام زندگی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں گزارے گکھڑ میں مدکررات دین جماعت کی تنظیم اور تعلیم و تربیت اور تبلیغ دین سرانجام دیتے رہے جماعت احمدیہ گکھڑ کے بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو انہوں نے نماز۔ قرآن کی تعلیم دی۔ یہاں تک کہ بچیوں کو ان کے گھر جا کر قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔

بالآخر معمولی سی چند ایام کی بیماری کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے داغ مفارقت دیتے ہوئے مورخہ ۲۷؍ ۶۹ کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے اور ان کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہمیں بچپن سے لیکر آج تک آپنے کبھی اور کوئی بات نہیں پوچھی۔ جب بھی پوچھا تو نماز۔ قرآن پڑھنے سے متعلق ہی پوچھا اور عمل کرنے کی تلقین کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں خادم دین عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر کلاس کا داخلہ ۲ نبوت ۱۳۴۸ ہش ۲ نومبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہے۔ اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم مع کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ جلد کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو روزانہ ۹ تا ۱۲ بجے

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ (پرنسپل)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضرورت لیکچرار و لائبریرین

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین کی خواتین کی لیکچررز اور ایک لائبریرین کی ضرورت ہے۔

درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت ۱۰ نومبر ۶۹ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں

نمبر شمار	نام آسامی	تعلیمی قابلیت	تنخواہ کا گریڈ	ابتدائی تنخواہ
(۱)	لیکچرار بیالوجی	باٹنی یا زوالوجی میں کم از کم II کلاس ایم ایس سی	۲۴۰-۱۵-۳۷۵/ ۱۵-۲۶۵	-/۲۸۰
(۲)	لیکچرار اردو	ایم اے اردو کم از کم II کلاس	؍؍	-/۲۸۰
(۳)	لائبریرین	بی اے ڈپلومہ لائبریری سائنس	۱۵۰-۱۰-۲۵۰ ۱۰-۳۵۰	-/۱۹۰

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

بنی نوع انسان کے حقوق اور اس کے فرائض

انسان پر اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ہیں۔ ان حقوق کا تعلق اللہ کے ذات سے لے کر اس کی ادنیٰ ترین مخلوق تک پھیلا ہوا ہے۔ جب انسان کو زندگی ملی تو اس کا پہلا تعلق اپنے پیدا کرنے والے سے ہوا۔ اور اس کی طرف سے انسان پر کچھ ذمہ داریاں آگئیں پھر کائنات کی ایک ایک چیز سے اس کا تعلق ہو گیا۔ کیونکہ اس کے زندہ رہنے اور ترقی کرنے میں نہ صرف دوسرے انسان بلکہ زمین و آسمان کی ہر چیز کچھ نہ کچھ مدد دیتی ہے اس لئے یہ بات ظاہر ہے کہ پھر اس کی ذمہ داریاں بھی اپنے خالق اور کائنات کی ہر چیز سے متعلق ہوں گی۔ جہاں تک اس کی ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ سے متعلق ہیں وہ یہ ہوں گی کہ جو کچھ بحیثیت خالق کے اس کے حقوق ہیں ان کو یہ پورا کرے۔ اور اس کے ہر حکم کے سامنے سر اطاعت جھکا دے۔ اور جہاں تک ان ذمہ داریوں کا تعلق ہے جو کائنات کی دوسری مخلوق سے متعلق ہیں انسان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ انہیں اس لئے پورا کرے کہ ان کا پورا کرنا خود اس کے وجود و ترقی اور بقا کے لئے ضروری ہے

حقوق کا دائرہ۔

انسان کا دنیا کی ہر اس چیز سے لگاؤ ہے جس سے اس کے نفع کا تعلق ہو سکتا ہے اس تعلق اور لگاؤ کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس چیز کی ترقی و بقا اور حفاظت میں پوری کوشش کرے۔ اور اس سے وہی نفع حاصل کرے جس کے لئے اللہ نے اسے بنایا ہے اور اس طرح نفع حاصل کرے جس طرح خالق کائنات کا حکم ہے اور اس چیز کو ہر اس پہلو سے بچایا جائے جس کی وجہ سے اس کی نفع رسانی کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ان ہی ذمہ داریوں کا نام فرائض ہے اور یہ ذمہ داریاں جن باتوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ ان کا نام حقوق ہے۔ ان میں اتنی وسعت ہے کہ یہ کائنات کی دوسری چیزوں ہی سے نہیں بلکہ خود انسان کی اپنی ذات سے بھی متعلق ہوتی ہیں یعنی ہر انسان پر جہاں دوسروں کے حقوق ہیں۔ وہاں خود اپنی ذات کے بھی حقوق ہیں۔ جن کا پورا کرنا ضروری ہے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا (بخاری)

بے شک تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے

وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔

غرض اسلام نے ان تمام حقوق کو اس طرح تقسیم کیا ہے کہ اس کے وسیع دائرے میں خود انسان کی ذات سے لے کر کائنات کی ہر چیز سمٹ کر آجاتی ہے۔

حفاظت کا حق

جہاں تک خود انسان کی ذات کا تعلق ہے اس کو اپنی ذات کی حفاظت اور اپنی زندگی کے بچاؤ اور ترقی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان کا حاصل کرنا اس کے فرائض میں داخل ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ ان حقوق کو پورا کرے گا جو اس کی ذات کی طرف سے اس پر عائد ہوتے ہیں مثلاً اپنی صحت اور زندگی کا قائم رکھنا اور اس کے لئے جن جن باتوں کی ضرورت ہو سکتی ہے ان کا انجام دینا اس میں رہائش کے انتظامات غذا کے مسائل سب ہی آجاتے ہیں بہرحال یہ حقوق اسی وقت کہے جا سکتے ہیں جب کہ ان کی وجہ سے دوسرے انسانوں یا دوسری کسی مخلوق کے حقوق تباہ نہ ہوتے ہوں۔ اور ان کو ضرر نہ پہنچتا ہو اپنی حق اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب تک وہ کسی دوسرے کے حق سے نہ ٹکرا جائے ورنہ وہ پھر حق نہیں بلکہ اس کا نام ظلم اور زیادتی میں تبدیل ہو جائے گا وہ خود

داخلہ تھرڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کر کے تھرڈ ایئر میں داخلہ لینے والے امیدوار اپنی درخواستیں جلد از جلد بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ داخلہ آرٹس اور سائنس گروپس میں مل سکتا ہے کالج میں آرٹس اور سائنس کے مضامین کی تیاری کا بفضلہ خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ بیرون جات سے آنے والے طلباء کے لئے فضل عمر ہوسٹل میں نسلی بخش رہائش کا بندوبست ہے درخواست فارم دفتر کے اوقات میں کالج سے ہر وقت مل سکتے ہیں۔ درخواست مکمل کوائف سے پُر ہو۔ جس کے ساتھ دو عدد فوٹو پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ شامل ہونے ضروری ہیں۔ ۲ نومبر سے گیارہ نومبر تک داخلہ بغیر لیٹ فیس کے ہوگا۔ اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔

روزانہ داخلہ کے لئے انٹرویو صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوا کرے گا۔ انٹرویو کے وقت سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

بواسیر خونی ہو یا بادی پائلز کیور کے

صرف چار کیپسولز سے ختم

تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵۰/- اسٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔

بڑے بڑے شہروں کے

اچھے دوا فروشوں سے دستیاب

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

سٹاکسٹس: ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ایک پنتھ دو کاج

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں بچت جمع کرانے سے آپ کو بھی فائدہ اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ۔ ایک طرف تو آپ اپنی بچت اور اس کے منافع کی رقم سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتر زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی بچت تعمیری کاموں پر صرف ہوتی ہے ملک کے تعمیری اور تحقیقی ادارے ذرائع آمد و رفت اور چالنا بندرگاہ اور تربیلا بند جیسے عظیم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سرمایہ لگایا جا رہا ہے اس میں وہ رقمیں بھی شامل ہیں۔ جو آپ پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع کراتے ہیں۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں نفع بھی سب سے زیادہ ملتا ہے

مُنافع کی شرح

عام حسابات پر	۵½ فی صد
میعادی حسابات پر	
۶ ماہ سے زائد اور ۱۲ ماہ سے کم مدت کے لئے	۵¾ فی صد
۱۲ " " " " ۲۴ " " " " " " " "	" " ۶
۲۴ " " " " ۳۶ " " " " " " " "	" " ۶½
۳۶ " " " مدت کے لئے	" " ۷

پوسٹ آفس سیونگ بینک

POB-1/69

مومن عارضی چیزوں سے دل نہیں لگاتا اُس کا اصل تعلق خدا تعالےٰ کے ساتھ ہوتا ہے

اسی لئے وہ کسی نقصان پر دل برداشتہ نہیں ہوتا بلکہ رضا بالقضاء کا نمونہ دکھاتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اِنَّا لِلّٰہِ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ مومن کو جب کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ تو وہ جھٹ کہتا ہے کہ میرا تو اس چیز کے ساتھ صرف ایک عارضی تعلق تھا اصل تعلق تو خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے اور اسی کی خاطر اس چیز سے بھی میرا تعلق تھا۔ اب اگر اُس نے اپنی کسی حکمت کے باعث یہ چاہا ہے کہ میرا اس چیز سے تعلق ٹوٹ جائے تو میں اس کے فعل پہ کیوں اعتراض کروں۔

اس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی ملتی ہے۔ ہمارا چھوٹا بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ ماں باپ کو عموماً چھوٹے بچے بہت پیارے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سے بہت انس تھا اور پھر اس لئے بھی آپ اس سے زیادہ پیار کرتے تھے کہ وہ عموماً بیمار رہتا تھا۔ میری عمر جب وہ فوت ہوا اٹھارہ سال کے قریب تھی۔ اس کی آخری بیماری کے ایام میں اس کا علاج کرنے میں بہت سے معالج مصروف تھے مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس روز صبح کی نماز پڑھ کر گھر آئے تو ساتھ ہی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور ڈاکٹر صاحبان بھی آ گئے۔ اس وقت اسے ضعف کی شکایت تھی۔ لیکن چہرہ سے اچھی حالت معلوم ہوتی تھی۔ ڈاکٹروں نے اُسے دیکھ کر کہا کہ اب افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ چونکہ زیادہ تجربہ کار تھے اس لئے آپ نے فوراً معلوم کر لیا کہ بچہ کی حالت نازک ہے انہوں نے گھبرا کر فوراً نبض دیکھنی شروع کر دی لیکن نبض کی حرکت معلوم نہ ہوئی۔ کیونکہ جوں جوں انسان موت کے قریب ہوتا جاتا ہے اس کی نبض پیچھے ہٹنی شروع ہو جاتی ہے پھر آپ نے اس کی بغل میں ہاتھ لگایا وہاں بھی نبض نہ ملی۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبض نہیں ملتی تو آپ نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور جلدی مشک دیجئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹرنک میں سے مشک نکالنے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو چونکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبارک احمد سے بہت پیار رکھتے ہیں اس لئے آپ نے دیکھا کہ مبارک احمد فوت ہو رہا ہے تو آپ کو اتنی گھبراہٹ ہوئی کہ آپ کھڑے بھی نہ رہ سکے زمین پر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا حضور جلدی مشک لائیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فقرہ سے سمجھ گئے کہ بچے کی حالت اچھی نہیں اور ویسے ہی بغیر مشک لئے واپس آ گئے اور فرمایا کیا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں حضور بچہ فوت ہو گیا ہے آپ نے فوراً

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

پڑھا اور بجائے کسی گھبراہٹ کا اظہار کرنے کے باہر کے احمدیوں کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ مومنوں پر ابتلا آیا ہی کرتے ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اپنے ایمان کو پختہ رکھنا چاہیئے اور پھر لکھا کہ مبارک احمد کی وفات کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے پہلے سے مجھے خبر دے دی تھی کہ یہ چھوٹی عمر میں ہی اٹھا لیا جائے گا پس اس کے فوت ہونے سے خدا تعالےٰ کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ پھر آپ نے اس کے کتبہ کے لئے جو اشعار لکھے۔ اُن میں سے ایک یہ بھی مصرعہ ہے کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یہ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کا ہی ایک رنگ میں مفہوم رکھتا ہے غرض مومن کو جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرا تو خدا سے تعلق ہے اگر میرے کسی عزیز کو خدا تعالےٰ نے اپنے پاس بلا لینا مناسب سمجھا ہے تو مجھے اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے اسی کی چیز تھی اور وہی بلانے کا حقدار تھا۔ پس اِنَّا لِلّٰہِ کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں تباہ نہیں کرے گا۔ اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ ہمارا تعلق صرف خدا کی وجہ سے ہے۔ پس جس بات میں ہمارا خدا راضی ہے اس میں ہم بھی راضی ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۲۹۷، ۲۹۸)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر یحییٰ کے لئے ایران یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری

تہران ۳ نومبر۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ معاشرہ کو ایسے نظام اور حالات سے نجات دلائی جائے جن میں غریبوں کی تعداد زیادہ ہو اور دولت صرف چند خاندانوں میں جمع ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تعلیم کا یہ مقصد پورا نہ ہو سکا تو پھر انسانوں کے بنائے ہوئے بڑے بڑے منصوبے خواب بنے رہ جائیں گے۔ تعلیم کے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستان میں نئی تعلیمی پالیسی مرتب کی جا رہی ہے اس پالیسی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے عوام سے آراء اور مشورے مانگے گئے ہیں اور اس سلسلے میں عوام کا ردّعمل بہت حوصلہ افزا رہا ہے۔ صدر نے کہا کہ ہماری نئی تعلیمی پالیسی یقیناً پاکستانی عوام کی امنگوں اور خواہشوں کے مطابق ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران اور پاکستان کی یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی اداروں کو ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کرنا چاہیئے

صدر یحییٰ خان کل تہران یونیورسٹی کے خاص جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کر رہے تھے۔ اسی میں صدر یحییٰ خان کو تہران یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دی گئی۔

فوج نے ڈھاکہ میں صورت حال پر قابو پا لیا

ڈھاکہ ۳ نومبر۔ ڈھاکہ کے علاقہ محمد پور میں تشدد اور ہنگاموں کے مزید واقعات کے بعد امتناعی احکام کی میعاد کل دو بجے دن سے آج پیر کی صبح کو چھ بجے تک بڑھا دی گئی۔ علاقہ میں فوج موجود ہے جس نے صورت حال پر مکمل طور پر قابو پا لیا ہے۔ ڈھاکہ شہر اور نرائن گنج کے بعض علاقوں میں پرسوں ہنگاموں کے بعد شام سات بجے سے کل صبح سات بجے تک امتناعی احکام نافذ کئے گئے تھے جن کے تحت عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ سڑکوں پر نہ آئیں۔ اور گھروں کے اندر رہیں احکام میں کہا گیا ہے کہ لوٹ مار کرنے، آگ لگانے یا فساد برپا کرنے کی کوشش کرنے والوں کو موقعہ پر گولی مار دی جائے گی اور احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو چودہ سال قید بامشقت کی سزا دی جا سکے گی۔

ڈھاکہ اور نرائن گنج کے علاقوں میں امتناعی احکام دو گروہوں کے درمیان تصادم کے بعد جاری کئے گئے تھے جس میں چھ افراد ہلاک اور ۷۰ زخمی ہو گئے تھے۔

جامعہ نصرت ربوہ میں صنعتی نمائش

جامعہ نصرت ربوہ میں ۵ نومبر بروز بدھ صنعتی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس میں طالبات کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء، خیاطی اور ایمبرائڈری کی چیزیں ہوں گی۔ ایک سٹال پاکستان کی مصنوعات کا ہو گا۔ جس میں چنیوٹ اور گجرات کی مصنوعات ہوں گی۔ علاوہ ازیں طالبات کے تیار کردہ خورد و نوش کے مختلف سٹال ہوں گے۔

اس نمائش کا افتتاح حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صبح ۹ بجے فرمائیں گی۔ امید ہے کہ بہنیں اس نمائش میں تشریف لا کر جامعہ نصرت کی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں گی۔ یہ نمائش جامعہ نصرت کی گراؤنڈ میں لگائی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

سرگودھا زون کے باسکٹ بال کے فائنل

تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال گراؤنڈز میں ۳ نومبر سے سرگودھا زون کے باسکٹ بال کے فائنل ہو رہے ہیں۔ میچ اڑھائی بجے دوپہر شروع ہوا کریں گے اور دو روز جاری رہیں گے۔ احباب سے التماس ہے تشریف لا کر کھیل دیکھیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ یہ میچ سرگودھا سیکنڈری بورڈ کی طرف سے ہو رہے ہیں اور سرگودھا زون کا ہیڈ کوارٹر ربوہ مقرر ہوا ہے

(پریذیڈنٹ باسکٹ بال تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴